Lesson 31. Al-Baqarah (Ayaat 236 - 242): Day 104 سُوْرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

سبق کا بنیادی خیال: یہ طلاق کے موضوع کا تتمہ ہے۔ یعنی نکاح، طلاق، اور عدّت کا موضوع آج مکمل ہو جائے گا۔ آج حق مہر پر بات ہو گی۔ اِن آیات سے پتا چلتا ہے کہ اللہ کو ہم سے کتنی محبت ہے، اللہ نے ہمارے لئے تمام حقوق کو واضع طور پر کھول کر بیان کر دیا ہے۔

آج کے سبق میں عدّت کی مختلف قسموں کا ذِکر ہے۔ ہم نے طلاق اور بیوگی کی عدّت کے بارے میں پڑھا۔ دورِ جاہلیت میں بیوہ کی عدّت ایک سال تھی، اسلام نے اُس کو کم کر کے چار مہینے اور دس دن کر دیا۔ دوسری بات ہم نماز کی اہمیت دیکھیں گے کہ نکاح ہو یا طلاق کا مسئلہ، نماز ہر حال میں قائم رکھی جائے۔ حالات جیسے بھی ہوں۔ ہمیں ایکدوسرے سے احسان کا معاملہ کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖ ۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۳۶﴾ اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے یا ان کا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ ہاں ان کو دستور کے مطابق کچھ خرچ ضرور دو (یعنی) مقدور والا اپنے مقدور کے مطابق دے اور تنگدست اپنی حیثیت کے مطابق۔ نیک لوگوں پر یہ ایک طرح کا حق ہے ﴿۲۳۶﴾

یہاں مسلمان مرد سے بات کی جا رہی ہے۔ کہ تم پر کوئی گناہ نہیں اگر یعنی کوئی مجبوری ہو تو تم نکاح کے بعد طلاق دے سکتے ہو لیکن اُن کو کچھ دے دو۔ وقت کے رواج کے مطابق۔ یہاں سے یہ بات بھی پتا

چلتی ہے کہ عبادت کرنا تو نسبتاً آسان ہے اور انسانی معاملات میں احسان کا معاملہ کرنا مشکل ہے۔

قیامت کے دِن زیادہ لوگ انسانی حقوق و فرائض کی وجہ سے پکڑے جائیں گے۔

یعنی حق مہر ادا کر دو بے شک ابھی رُخصتی نہیں ہوئی۔ میاں بیوی والا تعلق نہیں ہوا۔ "نیک لوگوں پر یہ ایک طرح کا حق ہے" یہاں اللہ نے ایک خوبصورت اُصول دے دیا۔ جب ایک لڑکی کسی لڑکے سے منسوب ہو جاتی ہے تو اُس کا کچھ نہ کچھ نقصان اُس کا ضرور ہوتا ہے چاہے ابھی رُخصتی نہ ہی ہوئی ہو۔ یہاں ہمیں اللہ پر بہت پیار آتا ہے کہ اللہ کو ہمارا کتنا خیال ہے۔ کہ لڑکی کو کچھ تحفے تحائف دے دو۔ اس کو مہرِ مثل کہتے ہیں۔ یعنی اپنی مرضی سے کچھ دے دو۔

حضرت حسنؓ نے اپنی بیوی کو طلاق کے بعد دس ہزار چاندی کے سکّے ادا کیئے۔ یہ بہت بڑی رقم تھی۔

اُس نے ایک خوبصورت شعر کہا جس کا ایک فقرہ یہ تھا:

متاعٌ قليلٌ من حبيبك مبارك۔ اتنے پیارے دوست کی جدائی کے لئے تو یہ چھوٹی رقم ہے۔

اس جملے کو سُن کر حسنؓ رونے لگے اور کہا کہ اگر میں اس کو تین طلاقیں نہ دے چکا ہوتا تو رجوع کر لیتا۔ ہمارے ہاں اس موقع پر ہم کیا کرتے ہیں؟ ہمارے معاشرے میں ایسے معاملات کو کیسے حل کیا جاتا ہے۔ جب اچھے معاملات ہوں تو ہم میں سے ہر ایک تحفے دیتا ہے۔ لیکن طلاق کے معاملے پر ہمیں اللہ کا حکم سمجھ کر احسان کا معاملہ کرنا چاہئے۔

ہم طلاق کے معاملے کو ختم ہی نہیں ہونے دیتے۔ باتیں سُنتے اور کرتے ہیں۔ لوگ جہیز بھی رکھ لیتے ہیں۔ اور باتیں کر کے دِل بھی دُکھاتے ہیں۔ ایک دوسرے کی ناقدری کرتے ہیں۔ اصل متقی وہ ہے

جو یک طرفہ محبت کرے۔ اسلام ہمارے اندر یہ مزاج لانا چاہتا ہے۔ آپ اللہ کے لئے کرینگے تو آپ کی مسکراہٹ بھی ضائع نہیں جائے گی۔ شیطان اپنوں میں ناراضگی کرواتا ہے۔ اللہ کو راضی کریں۔ آج اگر آپ کو کوئی چھوڑتا ہے یا کوئی الزام لگاتا ہے تو اللہ کی خاطر اُس کو معاف کردیں۔ آپ کا یہ عمل ضائع نہیں جائے گا۔

آج کے دور میں حالات ایسے بن جاتے ہیں یا بنا دئے جاتے ہیں جس کی وجہ سے دو اچھے لوگوں میں بھی طلاق ہو جاتی ہے۔

دوسرے لوگ معاملات میں بہت حصّہ لیتے ہیں۔ کوئی غلط فہمی ہو جاتی ہے۔ اکیلے میں دونوں بہت اچھے ہیں لیکن بعض اوقات اوپر کے لوگ گھر بسنے نہیں دیتے۔ بہت بڑی وجہ یہ محسن بننا نہیں ہے۔ اپنے بچوں کو احسان کا معاملہ کرنے والے بنائیں۔ نرم مزاج اور معاف کرنے والے بنائیں۔ زیادہ تر لوگ یہی کہتے ہیں۔ ہمیں اپنی اہمیت نہیں دی گئی۔ 'انا رَبُّك' والا فقرہ خود ہی سوچ لیں اسی بات پر زیادہ لوگوں کے دماغ خراب ہو جاتے ہیں۔

حق مہر کتنا ہونا چاہیئے؟ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا پانچ سو اوقیہ اور نش (آدھا)، یہ اُس دور کی چاندی کی مقدار کے برابر حق مہر رکھا جاتا تھا۔ انہوں نے چاندی کی یہی مقدار بتائی۔

یہ اُس دور میں 32 روپے تھے۔ حق مہر ایک طرح کی ٹوکن کی رقم ہے۔ یعنی لڑکا ذمّہ داری لے رہا ہے۔ وہ بتا رہا ہے کہ میں اس نکاح کے لئے سنجیدہ ہوں۔ میں اس لڑکی کا ساری زندگی خیال رکھوں گا۔ لڑکے کی کمائی پر حق مہر ہے۔ امیر ہے تو زیادہ غریب ہے تو کم۔

برائے مہربانی لڑکے اور لڑکی کی باتیں نہ کریں۔ایک دوسرے پر بہتان نہ لگائیں۔گاڑی چلاتے وقت سامنے دیکھتے ہیں۔پچھلا شیشہ چھوٹا سا ہوتا ہے۔زندگی کے سفر میں ہمیشہ آگے دیکھیں۔پیچھے صرف اُتنا ہی دیکھنا کہ سبق سیکھ لیں۔زندگی کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں اور بڑے مسائل سے بچیں۔شوہر اور بیوی گُزارہ کرنے کی کوشش کریں۔

وَاِنۡ طَلَّقۡتُمُوۡهُنَّ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تَمَسُّوۡهُنَّ وَقَدۡ فَرَضۡتُمۡ لَهُنَّ فَرِيۡضَةً فَنِصۡفُ مَا فَرَضۡتُمۡ اِلَّاۤ اَنۡ يَّعۡفُوۡنَ اَوۡ يَعۡفُوَا الَّذِىۡ بِيَدِهٖ عُقۡدَةُ النِّكَاحِ ‌ؕ وَاَنۡ تَعۡفُوۡۤا اَقۡرَبُ لِلتَّقۡوٰى ‌ؕ وَلَا تَنۡسَوُا الۡفَضۡلَ بَيۡنَكُمۡ ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۲۳۷﴾

اور اگر تم عورتوں کو ان کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے دو لیکن مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر دینا ہو گا۔ہاں اگر عورتیں مہر بخش دیں یا مرد جن کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے (اپنا حق) چھوڑ دیں۔(اور پورا مہر دے دیں تو ان کو اختیار ہے) اور اگر تم مرد لوگ ہی اپنا حق چھوڑ دو تو یہ پرہیز گاری کی بات ہے۔اور آپس میں بھلائی کرنے کو فراموش نہ کرنا۔کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے ﴿۲۳۷﴾

آدھا کیوں دینا ہے کیونکہ ابھی لڑکی شوہر کے گھر گئی ہی نہیں اور مرد کو آگے نکاح کرنے کے لئے بھی رقم چاہیئے۔لڑکی کو آدھا اس لئے ملے گا کہ اُس کا نکاح ہو چکا تھا اب اُس کو تحفے کے طور پر رقم دی جا رہی ہے کیونکہ وہ نکاح کر کے ایک مرد کے نام پر بیٹھی تھی۔یہاں سے اسلام کا مزاج سمجھیں کہ کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا ہے اور ایکدوسرے کے ساتھ احسان کا معاملہ کرنا ہے۔

شادی کا خرچ اصل میں مرد کی ذمّہ داری ہے۔ سادگی سے اور کوئی لمبے انتظامات کی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ کے نبیؐ کے دور میں شادی اور نکاح بہت آسان اور سادہ تھے۔

آج ہم اتنے نخرے کر رہے ہیں تو پھر بھی بچوں کی نہیں بنتی۔ اپنے ہی رشتے داروں میں شادی ہو جاتی تھی۔ کزن کی شادی سے کوئی مسائل نہیں تھے آج یہی کہہ دیتے ہیں کہ بچے صحت مند نہیں ہونگے۔

آج شادی مناتے ہیں۔ نکاح کو سُنّت سمجھ کر نہیں کرتے۔

آج ہم ظاہری باتوں میں پڑ گئے ہیں جس کی وجہ سے شادی کی بنیاد ہی مضبوط نہیں ہے۔

'لیکن مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر دینا ہو گا' حق مہر جو تم نے مقرر کیا۔ لڑکا مقرر کرے گا۔ لڑکی والے نہیں۔ حق مہر زیادہ نہ مانگیں۔ آج ہمارے ہاں یہ بھی ایک مسئلہ ہے۔ پیسے اور گھر سے شادی نہیں چلتی۔ یہ تقویٰ اور محسن بننے سے چلتے ہیں۔ ہمارے دین کی خوبی یہ ہے کہ آسانی رکھی ہے۔

"ہاں اگر عورتیں مہر بخش دیں یا مرد جن کے ہاتھ میں عقد نکاح ہے (اپنا حق) چھوڑ دیں۔ (اور پورا مہر دے دیں تو ان کو اختیار ہے) اور اگر تم مرد لوگ ہ اپنا حق چھوڑ دو تو یہ پرہیز گاری کی بات ہے۔"

یہاں حُسنِ خلق دیکھیں کہ اگر تم معاف کر دو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ یہاں حق مہر کی چار صورتیں سمجھ آتی ہیں۔

1. حق مہر مقرر ہوا۔ شوہر اور بیوی اکٹھے رہتے ہیں۔ طلاق ہو گئی تو پورا حق مہر ادا کر دیا جائے گا۔ یہ عورت کا حق ہے۔ مانگنے پر ناراض نہ ہوں۔
2. حق مہر مقرر ہوا۔ لیکن نکاح کے بعد رُخصتی نہیں ہوئی۔ تو آدھا دینا ہو گا۔

3. نہ تو حق مہر مقرر ہوا۔ اور نہ ہی رُخصتی ہوئی۔ شوہر اور بیوی کا تعلق قائم نہیں ہُوا۔ دونوں تنہائی میں اکیلے ہوئے۔ لڑکا اپنی حیثیت سے دے گا۔

4. حق مہر مقرر نہیں ہوا۔ اور رُخصتی ہو گئی۔ اب اگر طلاق ہوتی ہے تو اس عورت کے خاندان کی کچھ لڑکیوں کا حق مہر دیکھا جائے گا تو مہرِ مثل ادا کیا جائے گا۔ یعنی بہن یا خالہ کا کتنا تھا، اُتنا ہی ادا کیا جائے گا۔

ایک دوسرے کو معاف کر دیں۔ احسان کا معاملہ کریں۔ اچھی یادوں کے ساتھ چھوڑیں۔ ایک دوسرے کی اچھی باتیں یاد رکھیں۔

' اور آپس میں بھلائی کرنے کو فراموش نہ کرنا۔ کچھ شک نہیں کہ خدا تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے' حق سے زیادہ دیں۔

ساری بات کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی معاشرے میں پاکیزگی چاہتے ہیں تو نکاح کریں۔ نکاح کو عام کریں۔ نکاح کرنا آسان کریں۔ لڑکی اور لڑکے کی راہ ورسم نہ بڑھائیں۔

حدیثؐ: دو اجنبی نکاح سے ایک دوسرے سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ (نکاح دو اجنبی لوگوں میں محبت پیدا کر دیتا ہے)۔

اصل بات یہ ہے کہ اللہ نکاح کے بعد محبت پیدا کر دیتا ہے۔ ایک دوسرے کی اچھی باتوں کو یاد رکھیں اور گُزارہ کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے اندر خوبیاں پیدا کریں۔

نکاح میں سادگی رکھیں۔ لیکن اگر گُزارہ نہ ہو سکے تو اللہ نے ہمارے لئے طلاق اور عدّت کو کھول کر بیان کر دیا۔ اتنی تفصیل سے تو نماز کا ذِکر بھی نہیں آیا جتنی تفصیل ہمیں نکاح، عدّت اور حق مہر کے بارے میں ملتی ہے۔ معاملات کو احسن طریقے سے حل کریں۔

حق مہر کی دو قسمیں۔ مؤجل۔ فوراً ادا کر دیا جاتا ہے۔

غیر مؤجل۔ تذکرہ کر دیا جاتا ہے لیکن فوراً ادا نہیں کیا جاتا۔ دونوں طرح سے جائز ہے۔

تذکرہ لازمی ہے۔ اُصولی بات تو یہ ہے کہ فوراً ادا کر دیا جائے۔ منہ دکھائی دیتے ہیں لیکن حق مہر کا نہیں بتایا جاتا۔ نیک مرد فوراً ادا کرتے ہیں۔ اگر ادا نہ کیا گیا ہو تو وفات کے بعد وراثت میں سے دیا جائے گا۔ عورت کو اپنا حصّہ الگ سے ملے گا اور حق مہر بھی۔

بہتر یہی ہے کہ عام طور پر جو زیور دیئے جاتے ہیں۔ اُسی میں سے کچھ حق مہر کہہ کر ادا کر دیا جائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان سب معاملات کی بہترین سمجھ دے اور ہمیں قیامت کے دن سُرخرو کرے۔ آمین۔